سرکاری رپورٹ

چھٹا اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

# کی کارروائی

اجلاس مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۴ء بمطابق ۴ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری (بروز چار شنبہ)


| نمبر شمار | فہرست | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | ۲ |
| ۲۔ | موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان | ۳ |
| ۳۔ | رخصت کی درخواستیں | ۳ |
| ۴۔ | بجٹ تقریر وزیر خزانہ (لکھی ہوئی) | ۳ |
| ۵۔ | دعائے مغفرت | ۲۴ |


جلد

شمارہ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ جناب اسپیکر ------ عبدالوحید بلوچ
۲۔ جناب ڈپٹی اسپیکر ------ مسٹر ارجن داس بگٹی

## افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکریٹری اسمبلی ------ محمد اختر حسین خان
۲۔ جوائنٹ سیکریٹری ------ محمد افضل

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا اجلاس

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۴ء بمطابق ۴ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری

(بروز چہار شنبہ)

## زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ ۔ اسپیکر

بوقت تین بج کر پندرہ منٹ (سہ پہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الٓمٓ ۝ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ۝ ھُدًی وَّرَحْمَۃً
لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ
وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝
وَمَاعَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ.

ترجمہ :۔ یہ اسی کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ جس میں حکمت و دانش کی باتیں ہیں۔ نیکوں کا رجو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیئے یہ آیتیں موجب ہدایت اور رحمت ہیں۔

**جناب اسپیکر :-** جزاک اللہ

سکریٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لیئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

**اختر حسین خان :- (سکریٹری اسمبلی) :-** بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۲ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر! نے حسب ذیل اراکین صوبائی اسمبلی کو موجودہ اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

(۱) جناب سردار محمد اختر مینگل

(۲) ظہور حسین کھوسہ

(۳) محمد صالح بھوتانی

(۴) مولانا عطاءاللہ

## رخصت کی درخواستیں

**جناب اسپیکر :-** رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

**اختر حسین (سیکریٹری اسمبلی) :-** جناب نوابزادہ جنگیز خان مری صاحب کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں لہٰذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر :-** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب اسپیکر :-** اب وزیر خزانہ ۹۵ - ۱۹۹۴ء کا سالانہ بجٹ اور ۹۴ - ۱۹۹۳ء کے لئے ضمنی بجٹ ایوان میں پیش کریں۔

**مولانا عبدالباری :-** جناب اسپیکر صاحب! اس دن جو پانچ آدمی مارے گئے ان کی تعزیت اور مغفرت کے لئے ایوان میں دعا ہونی چاہیے۔

**جناب اسپیکر :-** مولانا صاحب اب اجلاس شروع ہوچکا ہے۔ آپ تشریف رکھیں وزیر خزانہ بجٹ پیش کریں۔

## مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ)

**جناب اسپیکر :-** السلام علیکم

اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال ۹۵-۱۹۹۴ء کا بجٹ پیش کرنا میرے لئے انتہائی عزت کا باعث ہے۔

جناب عالی ! آج ایوان میں ہماری موجودگی اس جمہوری عمل کی مظہر ہے جو اب وطن عزیز میں پھل پھول رہا ہے۔ مرکز اور صوبوں میں منتخب حکومتیں پھر سے کام کررہی ہیں۔ پاکستان کے عوام ایک ایسے مستحکم اور پر امن سیاسی نظام کے پھلنے پھولنے کے خواہاں ہیں جو انہیں ایک منصفانہ سماجی نظام مہیا کرسکے۔

ہماری حکومت اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہے اور انشاء اللہ انہیں پورا کرنے سے ہرگز کوئی پہلو تہی نہیں کرے گی۔ ہم اس ایوان میں اقتدار کا کوئی کھیل کھیلنے یا ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے نہیں آتے ہیں بلکہ ہمارے اوپر بعض اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جنہیں پورا کرنا ہے۔ ہم نے جو حلف اٹھایا ہے اس کے تحت ہم اخلاقی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ منصفانہ طور پر کام کریں۔ مسائل کا معروضی جائزہ لیں اور ایسے فیصلے کریں جو عوام کے بہترین مفاد میں ہوں میں یہاں پر خصوصی طور پر اس حقیقت کی نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ یہ ایوان قابل فخر ماضی کا حامل رہا ہے۔ حکومت اور اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے ارکان عوام کی نمائندگی کررہے ہیں اور ہم دونوں کی مشترکہ کوششوں کا مقصد و محور عوام کی فلاح و بہبود ہے۔

اس ایوان کے ارکان اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہمارا صوبہ نسبتاً پسماندہ ہے۔ اس کے علاوہ صوبے کے اندر بھی مختلف علاقوں کے درمیان عدم توازن پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ہماری

حکومت کی سب سے زیادہ توجہ صوبے کے مختلف علاقوں اور مختلف شعبوں کے درمیان عدم توازن دور کرنے اور صوبے میں امن و استحکام مہیا کرنے پر ہوگی۔ ہمارے مسائل اور محدود وسائل کے باوجود ہم اس بات کے لئے کوشاں رہیں گے کہ آبادی کو معاشی ترقی کے مواقع مہیا کئے جائیں اور عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے۔

جناب اسپیکر :- میں اب ایوان کی اجازت چاہوں گا کہ اپنی حکومت کی پالیسیوں سے متعلق تفصیلات سے آگاہ کروں۔

ہماری پالیسی کا بنیادی محور صوبہ بلوچستان کو اس کی سماجی اقتصادی اور جغرافیائی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے ملک کے دوسرے علاقوں کے برابر لانا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے ہماری پالیسی کے خاص خاص نکات یہ ہیں۔

(۱) سوشل ایکشن پروگرام پر عملدر آمد کے ذریعے جو گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا عوام کی سماجی اور معاشی حالت کو بہتر بنانا۔

(۲) حکومت کے امن و امان نافذ کرنے والے اداروں کو مستحکم بنانا تاکہ صوبے میں آباد تمام لوگ نسلی، لسانی اور مذہبی وابستگیوں سے قطع نظر امن و سلامتی کی فضا میں رہ سکیں۔

(۳) صوبے کی معیشت کے استحکام کے لئے تمام علاقوں اور شعبوں کو اہمیت دیکر ترقیاتی کوششوں پر توجہ مرکوز رکھنا۔

(۴) آئینی ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے صوبائی خود مختاری کا حصول اور بلوچستان کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

(۵) مختلف شعبوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔

(۶) صوبے میں نجی شعبے کو مستحکم بنانے کے لئے صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں کو ترغیبات کی فراہمی۔

(۷) صوبے میں بدعنوانی کی لعنت کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے غور و خوض کرکے موثر

اقدامات تجویز کرنا۔

(٨) معاشی فوائد کی برابری کی بنیاد پر تقسیم۔

(٩) اجتماعی ترقیاتی کوششوں کے لئے لوگوں میں شعور بیدار کرنا انہیں اس بات پر آمادہ کرنا کہ کمیونٹی کی شراکت سے اسکیموں پر عملدر آمد کریں۔

**جناب اسپیکر :-** ٩۴ - ١٩٩٣ء کے ضمنی بجٹ کا جائزہ لینے سے پہلے یہ بہتر ہوگا کہ اس باوقار ایوان کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ جب گذشتہ سال اکتوبر میں ہماری حکومت نے اقتدار سنبھالا تو بجٹ کا بھاری خسارہ اور ناسازگار کیش بیلنس ہمیں ورثے میں ملا تھا - یہ مالیاتی صورتحال ایک مشکل بجٹ پالیسی اور انتہائی محتاط معاشی اقدامات کا تقاضہ کرتی تھی تاکہ مالیاتی عدم توازن کو دور کیا جاسکے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے کہ ان اقدامات کے نتیجے میں ہم نہ صرف بجٹ خسارہ کم کرنے میں کامیاب رہے بلکہ ہم اس پوزیشن میں بھی ہیں کہ اس خسارے کو اس مالی سال کے اختتام تک بالکل ختم کردیں تاکہ جولائی سے ہماری بجٹ کی صورتحال سازگار ہوسکے۔ ہم نے بجٹ کے ضمن میں جو حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کی اس کا نتیجہ بچت کی صورت میں نکلا اور اس طرح ہم نے غیر ترقیاتی بجٹ میں سے ٧٠ کروڑ روپے کی رقم ترقیاتی کاموں کے لئے مہیا کردی۔ حکومت کی طرف سے بچت اور کفایت کے ان اقدامات سے بعض محکمے ضرور متاثر ہوئے کیونکہ ان کے اخراجات محدود کردیئے گئے تھے۔ لیکن یہ حقیقت آپ اچھی طرح جانتے اور سمجھتے ہیں کہ مالیاتی نظم وضبط اور صوبے کے مفاد کی خاطر ہمیں یہ تلخ گولی نگلنا ہی پڑے گی۔

جناب اسپیکر مالی سال ٩۴ - ١٩٩٣ء کے بجٹ کی حقیقی مالیت ٨۴٣ کروڑ روپے تھی لیکن ٣٩ کروڑ روپے کے اضافی اخراجات ہوئے اور اس طرح ٩۴ - ١٩٩٣ء کا ضمنی بجٹ ٨٨٢ کروڑ تک پہنچ گیا۔ اس سال کے دوران جو اضافی اخراجات ہوئے ان کی وجوہات یہ ہیں۔

(ا) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں عبوری امداد۔

(٢) ١٩٩٣ء میں عام انتخابات پر ہونے والے اخراجات۔

کا متحدہ عرب امارات سے براہ راست فضائی رابطہ بھی ہو سکے۔

جناب اسپیکر نیشنل ہائی ویز اتھارٹی نے آٹھویں پنچسالہ منصوبہ کے تحت بلوچستان میں ۲۸۰۰ کلو میٹر طویل شاہراہوں کی تعمیر اور انہیں بہتر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے جس پر ۲۵ ارب روپے لاگت آئے گی۔ ۹۴-۱۹۹۳ء اور ۹۵-۱۹۹۴ء کے لئے جو رقم مخصوص کی گئی ہے وہ صرف ۲۵ فیصد allocation کو ظاہر کرتی ہے۔ خدشہ ہے کہ اگر اس ناکافی رقم میں اضافہ نہ کیا گیا تو آٹھویں پنچسالہ منصوبے کے صرف ۲۵ فیصد اہداف کو پورا کیا جاسکے گا۔ قومی اقتصادی کونسل کے گذشتہ اجلاس میں صوبائی حکومت نے وزیر اعظم کے ساتھ شاہراہوں کے لئے مخصوص رقم میں اضافہ کے معاملہ پر بہت زور دیا وزیر اعظم نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ان معاملات پر نیشنل ہائی وے کونسل میں غور کیا جائے گا۔ جہاں تمام صوبائی حکومتوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔ میں اس ایوان کے سامنے یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگرچہ قومی شاہراہوں کا ۴۰ فیصد حصہ بلوچستان میں ہے لیکن ان کے لئے مخصوص رقم حقیقی ضروریات سے بہت کم ہے۔

جناب اسپیکر اب میں مالی سال ۹۵-۱۹۹۴ء کے لئے صوبے کی آمدنی اور اخراجات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ صوبے کی آمدنی کا تخمینہ ۱۰ ارب ۴۱ کروڑ روپے ہے۔ جب کہ اخراجات کا تخمینہ ۱۰ ارب ۱۴ کروڑ روپے لگایا گیا ہے اس طرح ۲۳ کروڑ کا خسارہ ظاہر ہوگا ہے۔ اخراجات میں اہم اضافہ قرضوں کی واپسی اور صوبائی حکومت کے ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسوں کی مد میں ہے۔ بجٹ میں جو خسارہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس پر قابو پانے اور بچت کو یقینی بنانے کے لئے غیر ترقیاتی اخراجات میں کفایت شعار کے نقطہ نظر سے پانچ فیصد کٹوتی کردی گئی ہے جس کے نتیجے میں بجٹ کا خسارہ پورا کرلیا جائیگا۔

جناب اسپیکر ہماری یہ انتھک کوشش رہی ہے کہ ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم فراہم کریں۔ اسی مقصد کے پیش نظر ہم نے وفاقی حکومت پر زور دیا کہ گیس پر ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کیا جائے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب

رہے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہمارا انحصار وفاق سے حاصل ہونے والے سرمائے پر ہی ہے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ محدود ٹیکس بنیاد کے باوجود ہم نے ٹیکسوں کے ذریعہ وسائل پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اس ایوان میں بجٹ کے ساتھ پہلی مرتبہ ٹیکس تجاویز پر مشتمل فنانس بل پیش کیا جا رہا ہے۔ اس طرح ہم نے اس سال ۶ کروڑ روپے کے اضافی وسائل پیدا کئے ہیں جس سے صوبائی محصولات میں ۱۲ فیصد اضافہ ہوگا۔

جناب اسپیکر ٹیکس تجاویز تشکیل دیتے ہوئے ہم نے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا ہے کہ ان سے نہ صرف غریب آدمی متاثر نہ ہو بلکہ کم آمدنی والے طبقوں کی مالی مشکلات میں بھی اضافہ نہ ہو۔

جناب اسپیکر صوبائی حکومت غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنے پر بھی سنجیدگی سے توجہ دے رہی ہے اس سلسلے میں پہلے قدم کے طور پر صوبائی حکومت نے پجیرو، لینڈ کروزر جیسی پر تعیش گاڑیوں اور ایئر کنڈیشنروں کی خریداری پر پابندی عائد کردی ہے۔ اب ایسی کوئی گاڑی نہیں خریدی جاسکے گی خواہ اس کی منظوری ہی کیوں نہ حاصل کرلی گئی ہو اور ٹینڈروں کی طلبی کا عمل بھی مکمل کرلیا گیا ہو۔ اب صرف سوزوکی جیپیں خریدنے کی اجازت ہوگی تاکہ گاڑیوں کی خریداری پر ہونے والے بھاری اخراجات کو محدود اور کم سے کم کیا جاسکے۔

غیر ترقیاتی اخراجات کو مزید کم کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ بیرون ملک علاج کی سہولت پر پابندی لگادی جائے اس مد میں صوبائی حکومت کو کافی اخراجات برداشت کرنا پڑتے تھے۔ غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنے کے لئے ہم ایسی پالیسی بھی وضع کررہے ہیں جس کے تحت وزراء اور سرکاری ملازمین کی جانب سے سرکاری گاڑیوں کے غلط استعمال کی روک تھام ہوسکے۔ اس پالیسی کی خلاف ورزی کا صوبائی حکومت سختی سے نوٹس لے گی۔ میری ان تمام افراد سے جو سرکاری گاڑیاں استعمال کرتے ہیں یہ درخواست ہے کہ وہ نئی پالیسی کی سختی سے پابندی کریں۔

جناب اسپیکر مالی سال ۹۵-۱۹۹۴ء کے لئے بلوچستان کا سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام ۴۲۷ کروڑ روپے مالیت کا ہے جس میں غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد کی مالیت ۲۰۹ کروڑ روپے ہے۔ نقد رقم کا حصہ ۱۸۷ کروڑ روپے اور اوور پروگرامنگ ۳۲ کروڑ روپے ہے۔ ہم نے صوبے میں ترقی کا عمل تیزی سے آگے بڑھانے اور اگلے سال زیادہ سے زیادہ اسکیمیں رو بہ عمل لانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قدرتی گیس پر ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں ملنے والی پوری رقم ترقیاتی بجٹ کو منتقل کردی جائیگی تاکہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر زیادہ موثر انداز میں عملدرآمد ہوسکے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے دلی مسرت ہورہی ہے کہ صوبے میں پہلی مرتبہ اتنی بڑی رقم فاضل آمدنی کے طور پر منتقل کی جارہی ہے کہ جس سے ہم اپنے ترقیاتی پروگراموں کے لئے رقوم مہیا کرسکیں گے۔ درحقیقت یہ اقدام ہماری حکومت کے اس عزم کا آئینہ دار ہے کہ اس صوبے کی سماجی اور اقتصادی ترقی کے لئے وہ تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لائے گی۔

جناب اسپیکر یہ ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے صوبے کی آمدنی میں اضافے کے طریقے اور وسائل تلاش کرنے میں بھی کوئی کوتاہی نہیں کی ہے۔ بجٹ دستاویزات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ بلوچستان کی صوبائی حکومت کو آئین کے تحت اپنی آمدنی کا سب سے بڑا حصہ قدرتی گیس سے حاصل ہوتا ہے بلوچستان میں گیس کی پیداوار ۹۳-۱۹۹۲ء میں ۶۰ فیصد تھی جو ۹۵-۱۹۹۴ء میں کم ہوکر ۵۳ فیصد رہ جائیگی جس کے نتیجے میں گیس سے حاصل ہونے والی آمدنی میں بھی کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا۔ اس کے برعکس دوسرے صوبوں سے گیس کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں صوبے میں گیس کے نئے ذخائر کی ترقی کے لئے موثر اقدامات کرنا ہوں گے۔ سابقہ حکومتوں کے دور میں اس پہلو کو مکمل طور پر نظرانداز کیا گیا۔ اس کے برعکس یہ ہماری حکومت ہے جس نے بلوچستان میں گیس کے نئے ذخائر کی تلاش اور ترقی کے لئے گیس کمپنیوں کو دعوت دی تاکہ ایک طرف تو ہماری لیبر کو روزگار کے بھرپور مواقع مل سکیں اور دوسری جانب مستقبل میں بلوچستان کو گیس کے وسیلے سے حاصل ہونے والی آمدنی میں اضافہ ہو۔

ہماری حکومت صوبے میں گیس تلاش کرنے والی کمپنیوں کو صوبے کے وسیع تر مفاد میں ہر قسم کا تعاون اور تحفظ فراہم کریگی۔

جناب اسپیکر یہ ایوان اس حقیقت سے بھی بخوبی آگاہ ہے کہ رقبے کے لحاظ سے بلوچستان پورے ملک کا ۴۴ فیصد اور آبدی کے اعتبار سے کل قومی آبادی کا محض ۵ فیصد ہے۔ بدقسمتی ہے سے ماضی کے طریقہ کار کی پیروی کرتے ہوئے قومی وسائل کی تقسیم صوبوں کی آبادی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ وسائل کی تقسیم کا یہ ایسا فارمولا ہے جس کے ذریعے ہم اپنے صوبے میں ترقی کے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کرسکتے۔ بلوچستان کا رقبہ بہت وسیع اور آبادی منتشر اور چھوٹی چھوٹی جگہوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ لہذا لوگوں کو صحت تعلیم اور دوسری انتظامی سہولتوں کی بہم رسانی پر ہونے والے اخراجات دوسرے صوبوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ہم وفاقی حکومت سے کہیں گے کہ وہ آبادی کے علاوہ پسماندگی اور علاقے کی وسعت کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے قومی دولت کی مزید منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرے۔

جناب اسپیکر اب میں ترقیاتی بجٹ کی جانب آتا ہوں۔ ترقیاتی بجٹ کا سب سے اہم پہلو سوشل ایکشن پروگرام ہے جو گذشتہ سال شروع کیا گیا تھا ماضی میں انسانی وسائل کے شعبے کو نظرانداز کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی ترقی کی سطح انتہائی غیراطمینان بخش رہی اس صورتحال کے خاتمے اور انسانی وسائل کے شعبے کو تیزی سے ترقی دینے کے لئے قومی سطح پر سوشل ایکشن پروگرام کا اجراء ہوا۔ اس کے تحت بہبود آبادی پرائمری تعلیم 'فراہمی آب 'صفائی اور صحت کے شعبوں کے لئے الگ الگ فنڈز رکھے گئے ہیں تاکہ مختلف علاقوں میں رہنے والی آبادی کو بنیادی سہولتیں فراہم کرکے ان کے معیار زندگی میں بہتری لائی جاسکے۔ سوشل ایکشن پروگرام (سیپ) سے نہ صرف خواندگی اور صحت کی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ اپنی ہمہ جہتی کی وجہ سے اگر اسے غربت پر قابو پانے کا پروگرام کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

جناب اسپیکر اس سے پہلے کہ میں مختلف شعبوں میں حکومت کی ترقیاتی کوششوں کی وضاحت کروں یہ بتانا ضروری ہے کہ ماضی کی کوتاہیوں اور موثر اقدامات نہ کئے جانے کی بناء

پر صوبائی دارالحکومت کوئٹہ زبوں حالی کا شکار ہے۔ صحت و صفائی کی صورتحال بہت خراب ہو چکی ہے پانی کی فراہمی کا نظام بے قاعدگی کا شکار ہے۔ سڑکوں کی حالت خستہ ہے۔ ٹریفک بد نظمی کا شکار ہے اور اکثر و بیشتر شہر میں اندھا دھند فارنگ کے واقعات شہریوں کے لئے پریشانی اور کوفت کا سبب بنتے ہیں۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس کے تدارک کے لئے ہر وقت اور فوری اقدامات ناگزیر ہیں۔ صوبائی حکومت نے آئندہ ایک سال کے دوران شہر کی حالت بہتر بنانے کا جامع منصوبہ بنایا ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ تمام بڑی سڑکوں کو صحیح طور پر تعمیر کیا جائے۔ بڑے بڑے چوک وسیع اور چوڑے کئے جائیں اور ٹریفک کو نظم و ضبط کا پابند بنایا جائے۔ ہم نے جو منصوبہ بنایا ہے اس کے تحت کوئٹہ شہر میں صحت و صفائی کی صورتحال میں نمایاں تبدیلی لائی جائیگی۔ منتخب نمائندوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ کوئٹہ کو بنیادی سہولتیں مہیا کی جائیں اور اس کے شہریوں کو درپیش مسائل موثر انداز میں حل کئے جائیں۔

جناب اسپیکر انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ صرف کوئٹہ شہر پر ہی تمام تر توجہ مرکوز نہ رکھی جائے بلکہ دوسرے علاقوں میں بھی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ ہماری حکومت نے اس کے لئے بھی اقدامات اٹھائے ہیں۔ پہلے قدم کے طور پر صوبے کے تمام ڈویژنل صدر مقامات میں شہری سہولتوں کی فراہمی کے لئے مناسب رقم فراہم کی جائیگی جس سے ان شہروں کی آبادی کو یقینی طور پر بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے عمل کا آغاز ہوگا اور وہ بہتر تبدیلی محسوس کریں گے۔ اگلے مالی سال کے دوران انشاء اللہ یہ سہولت صوبے کے تمام اضلاع کو بھی مہیا کی جائیگی۔

جناب اسپیکر میں اب تعلیم کے شعبے کا ذکر کروں گا۔ تعلیم کے شعبے میں پرائمری تعلیم کا شعبہ اولین ترجیح کا حامل ہے۔ ہماری حکومت صوبے میں تعلیم کا معیار اور شرح خواندگی بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے پرائمری اسکولوں کے تمام اساتذہ کو جامع تربیتی کورس کرائے گئے ہیں۔ ہم نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ آئندہ کوئی غیر تربیت یافتہ استاد بھرتی نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایسے اقدامات ہیں جو آگے چل کر یقینا" صوبے میں نہ صرف

تعلیم کا معیار بلند کرنے میں معاون ہوں گے ۔ بلکہ ان سے اساتذہ کے وقار میں بھی اضافہ ہوگا۔ صوبے میں تعلیم کو فروغ دینے کے ایک اور قدم کے طور پر بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن بھی قائم کردی گئی ہے۔

اگلے مالی سال کے دوران بلوچستان میں ۳۰۰ نئے پرائمری اسکول کھولنے ۱۲ مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے ۱۵۰ پرائمری اسکولوں کی عمارتوں کی تعمیر اور موجودہ پرائمری اسکولوں میں ۳۰۰ اضافی کمرے مکمل کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے ۔ سال کے دوران ۲۴ ضلعی افسران تعلیم جس میں خواتین اور مرد دونوں شامل ہیں اور ۲۵ سب ڈویژنل افسروں کے دفاتر کی عمارتوں کی تعمیر کا کام بھی شروع کیا جائے گا۔

بلوچستان میں معیاری تعلیم کو فروغ دینے کے لئے ہم نے وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ صوبے کے شمالی علاقے میں ایک اور کیڈٹ کالج کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب اسپیکر موجودہ حکومت صحت کے شعبے کی اہمیت سے پوری طرح باخبر ہے اور ہم نے صوبے کے دور دراز علاقوں میں رہنے والی آبادی کو صحت کی سہولتوں کی فراہمی کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے بلوچستان میں صحت کا تیسرا پروجیکٹ پہلے ہی شروع کیا جا چکا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ دو اور بڑے منصوبے بھی شروع کئے گئے ہیں ان میں سے ایک سیکنڈ فیملی ہیلتھ پراجیکٹ اور دوسرا پاکستان ہیلتھ کیئر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ ہے ۔ ان سہولتوں کے لئے غیر ملکی ایجنسیوں نے امداد فراہم کی ہے ۔ صحت کے شعبے میں ایک اور اہم واقعہ انسداد پولیو کے قومی دنوں کا انعقاد ہے جو اس سال اپریل اور مئی میں منائے گئے اور ان کا مقصد پولیو جیسے موذی مرض کی روک تھام کرنا تھا۔

جناب اسپیکر مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ وزیر اعلیٰ کی ذاتی کوششوں اور دلچسپی کی بدولت سریاب میں دو سو بستروں کا ایک اسپتال تعمیر کیا جائے گا ۔ جس کے لئے زمین حاصل کرلی گئی ہے ۔ اس اسپتال کے اخراجات مکمل طور پر متحدہ عرب امارات کے حکمران برداشت کریں گے ۔ اسی طرح کوئٹہ میں بچوں کے ایک اسپتال کی تعمیر کے لئے کام

جاری ہے۔ اس کے علاوہ سول اسپتال کوئٹہ پر دباؤ کم کرنے کے لئے ایک اور اسپتال کے قیام کا منصوبہ ہے یہ ادارے جب مکمل ہوں گے تو ان سے صوبے میں یقیناً صحت کے شعبے میں نمایاں بہتری پیدا ہوگی۔ محکمہ صحت نے اگلے سال ۱۰ میڈیکل اسٹور تعمیر کرنے 'بنیادی صحت کے ڈیڑھ سو یونٹوں کی حالت بہتر بنانے 'ڈی ایچ اوز کے لئے دفاتر اور رہائش گاہوں کی تعمیر اور پشین اور تربت میں خواتین کے لئے اسپتالوں کے قیام کا منصوبہ بنایا ہے۔

جناب اسپیکر دیہات میں رہنے والی آبادی کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور صفائی کے شعبے کو بھی ہماری حکومت کی ترجیحات میں بڑی اہمیت حاصل ہے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ یعنی فراہمی آب کا محکمہ اس ماہ کے آخر تک فراہمی آب کی ۱۱۴ نئی اسکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچا رہا ہے جس کے بعد صوبے کی ۵۰ فیصد آبادی پینے کے صاف پانی کی سہولت سے استفادہ کر سکے گی۔ یہ شرح اس وقت ۴۳ فیصد ہے۔ اگلے سال بھی ایسی متعدد اسکیموں پر کام کیا جائیگا تاکہ صاف پانی کی سہولت صوبے کے ۵۵ فیصد آبادی تک پہنچ سکے اس طرح صوبے کی سات فیصد دیہی آبادی کو مناسب طور پر صفائی کی سہولتیں بھی مہیا کی جائیں گی۔ متعلقہ محکمہ فراہمی آب کی اسکیموں پر غیر ترقیاتی اخراجات گھٹانے کے لئے شمسی توانائی سے چلنے والے ۵۰ پمپ بھی نصب کر رہا ہے۔ ایک اور اہم قدم یہ اٹھایا جا رہا ہے کہ محکمہ فراہمی آب کی اسکیموں کو باضابطہ طور پر متعلقہ دیہی آبادی کے حوالے کر رہا ہے۔ اس کے لئے تمام ضروری اقدامات اور تیاریاں گذشتہ دو برسوں کے دوران کی جاچکی ہیں۔

جناب اسپیکر ہم نے بین الاقوامی امداد دینے والے اداروں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ مستقبل میں صوبائی وسائل سے فراہمی آب کی جو اسکیمیں مکمل کی جائیں گی۔ انہیں متعلقہ دیہی آبادی خود چلانے کی ذمہ دار ہوگی کیونکہ وسائل کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے یہ بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ ان اسکیموں کو مکمل کرنے کے بعد سرکاری اخراجات کے ذریعے چلایا جائے۔

فراہمی آب کے شعبے میں ایک اور اہم منصوبہ یعنی آکڑہ کور ڈیم ۴۶ کروڑ روپے کی لاگت

سے اس سال جولائی میں مکمل ہو جائے گا اس منصوبے سے گوادر شہر' پشکان' گنز' جیونی اور دوسرے ملحقہ دیہات کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو گا۔

جناب اسپیکر جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کوئٹہ بھی پانی کی قلت کے مسئلے سے دوچار ہے ۔ یہ صورتحال اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ ہم نے کوئٹہ شہر کو پینے کے پانی کی فراہمی کا کوئی مستقل ذریعے قائم ہی نہیں کیا۔ موسم گرما میں پانی کی صورتحال مزید سنگین ہو جاتی ہے۔ حکومت اس مسئلے کے حل کے لئے طویل المیعاد منصوبہ بنانا چاہتی ہے ۔ اس مسئلے کا ایک ممکنہ حل برج عزیز خان ڈیم کی تعمیر ہے ۔ اس کے علاوہ کوئٹہ شہر کو پٹ فیڈر نہر یا سبی کے قریب دریائے ناڑی سے بھی مستقل بنیادوں پر پانی فراہم کیا جا سکتا ہے ۔ فورٹ منرو کے راستے چشمہ بیراج سے بھی کوئٹہ کو پانی کی فراہمی کی تجویز زیر غور ہے ۔

جناب اسپیکر بلوچستان کی معیشت میں زراعت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے ۔ صوبے کی ۷۰ فیصد سے زیادہ آبادی براہ راست اس شعبے سے وابستہ ہے ۔ محکمہ زراعت صوبے میں فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبوں پر کام کر رہا ہے تاکہ کاشتکاروں اور کسانوں کی فی کس آمدنی میں اضافہ ہو سکے ۔ مالی سال ۹۵-۱۹۹۴ء کے دوران غیر ملکی امداد سے روبہ عمل لائے جانے والے ان منصوبوں پر کام جاری رہے گا۔

(۱) بلوچستان میں پھلوں کے ترقیاتی منصوبے کا تیسرا مرحلہ

(۲) پھلوں اور سبزیوں کی مارکیٹنگ کا منصوبہ

(۳) آن فارم واٹر مینجمنٹ تیسرا مرحلہ

(۴) زرعی تحقیق کے منصوبہ کا تیسرا مرحلہ

(۵) زرعی ترقی کے سلسلے میں پٹ فیڈر نہر کو چوڑا کرنے کا منصوبہ

(۶) بلوچستان میں زرعی توسیع اور تحقیق کا منصوبہ

(۷) قطراتی طرز آبپاشی

جناب اسپیکر صوبے میں ترقیاتی عمل کے سلسلے میں بلدیاتی اداروں کا کردار بھی بڑی

اہمیت رکھتا ہے ۔ اس میں ضلع کونسلیں ' میونسپل کمیٹیاں ' ٹاؤن کمیٹیاں اور لوکل کونسلیں وغیرہ شامل ہیں ۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں بہتری کی کافی گنجائش موجود ہے ۔ یہ بلدیاتی ادارے جہاں دیہات میں ترقی کا عمل تیز کرنے میں بھرپور کردار ادا کرسکتے ہیں وہاں شہری علاقوں میں صفائی ستھرائی ' پینے کے پانی کی فراہمی اور گلی محلوں کی حالت بہتر بنانے میں بھی یہ فعال کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں ہیں ۔ ہماری حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ان بلدیاتی اداروں کو مالی اور انتظامی طور پر خود مختار بنادیا جائے تاکہ سرکاری گرانٹ پر ان کا انحصار کم سے کم کیا جاسکے اس طرح ان اداروں میں سرکاری مداخلت بھی کم ہوجائے گی ۔ بلدیاتی اداروں کو چاہیے کہ وہ نئے ٹیکسوں کے ذریعے اپنی آمدنی میں اضافہ کرکے اپنے طور پر ترقیاتی اسکیمیں شروع کریں۔

جناب اسپیکر میں اس ایوان میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جہاں صوبہ بلوچستان کے وسیع تر مفاد اور اس کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے وفاقی حکومت سے تعاون کیا ہے وہاں دوسری جانب ہم پیپلزورکس پروگرام پر عملدرآمد کے سلسلے میں وفاقی حکومت کے نقطہ نظر کے بارے میں بعض تحفظات بھی رکھتے ہیں ۔ ہمیں اس طریقہ کار سے اختلاف ہے جس کے ذریعے وفاقی حکومت پیپلزورکس پروگرام پر عملدرآمد کرنا چاہتی ہے ۔ ہم اس پروگرام پر ضلعی پیپلزبورڈ کے ذریعے عملدرآمد کے مخالف ہیں کیونکہ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ اس طریقہ کار کے ذریعے نہ تو صحیح اسکیموں کی نشاندہی ہوسکے گی اور منصوبوں کے لئے مختص رقم بھی خرد برد کئے جانے کے امکانات ہوں گے ۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ پیپلزورکس پروگرام پر صوبائی حکومتوں کے لئے مخصوص کیش ڈویلپمنٹ لون میں تخفیف کرکے عمل درآمد کیا جائے گا۔ صوبائی حکومت کا نقطہ نظریہ یہ ہے کہ جس سے ایوان کے بیشتر ارکان بھی اتفاق کریں گے کہ پیپلز پروگرام پر سینٹ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان اور ضلع کونسلوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں جیسے منتخب نمائندوں کے ذریعے عملدرآمد کرایا جائے ۔ یہ ایسے منتخب نمائندے ہیں جنہیں اپنے علاقوں میں ترقیاتی اسکیموں کی نشاندھی کرنے کا اختیار عوام نے دیا

ہے اور پارٹی کے لوگوں کے برعکس ان لوگوں کا کردار نمائندہ نوعیت کا ہے۔ صوبائی حکومت نے اپنے ان اعتراضات اور تحفظات سے وفاقی حکومت کو آگاہ کردیا ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وفاقی حکومت ہماری درخواست اور ہمارے موقف کو تسلیم کرلے گی۔

جناب اسپیکر آبپاشی اور برقیات کا محکمہ صوبے میں آبپاشی' سیلابی آبپاشی اور آبی وسائل کی ترقی کے کاموں کا ذمہ دار ہے۔

مالی سال ۹۵-۱۹۹۴ء کے دوران جن اہم منصوبوں پر کام جاری رہے گا۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) پٹ فیڈر نہر کی بحالی اور اس کی بہتری کا منصوبہ

(۲) بلوچستان میں آبپاشی کی چھوٹی اسکیموں اور زرعی ترقی کا منصوبہ

(۳) آبپاشی کی چھوٹی اسکیمیں

(۴) صوبے میں آبپاشی کے نظام کی بحالی اور

(۵) سیلاب سے بچاؤ کے منصوبے

ان منصوبوں کی بدولت نہ صرف زرعی شعبے کی پیداوار بڑھے گی بلکہ صوبے کی معاشی بنیاد کو مستحکم بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

جناب اسپیکر اقتصادی سرگرمیوں کا فروغ اور صنعت و تجارت کی ترقی کا زیادہ تر انحصار بہتر ذرائع مواصلات اور موزوں بنیادی ڈھانچے کی فراہمی پر ہوتا ہے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے صوبے میں سڑکوں کی تعمیر کے ۲۸ منصوبے تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ ان میں موجودہ سڑکوں کی حالت بہتر بنانے انہیں چوڑا کرنے اور بعض نئی سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے منصوبے شامل ہیں۔

فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ کے شعبے میں بھی ۱۷ منصوبے تکمیل کے مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔ جن کے لئے فنڈز مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس شعبے میں سرکاری دفاتر رہائش گاہوں' عدالتوں اور پولیس کے لئے عمارتوں کے منصوبے خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

جناب اسپیکر صوبائی حکومت عوام کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی' بہتر رہائشی سہولتوں اور

لوگوں کو ماحولیاتی تحفظ فراہم کرنے کے لئے بھی اقدامات کررہی ہے۔ کوئٹہ کا ترقیاتی ادارہ سڑکوں کی تعمیر، بس اور ٹرک اڈے اور پھلوں اور سبزیوں کی منڈی کے قیام کے لئے منصوبوں پر کام کررہا ہے۔ جبکہ واسا کوئٹہ کے لئے فراہمی آب کے منصوبے اور کوئٹہ کے نکاسی آب اور صفائی کے منصوبوں پر عملدرآمد کررہا ہے۔ یہ دونوں اسکیمیں اسی ماہ مکمل کی جاتی ہیں۔ ان اسکیموں کے پایہ تکمیل کو پہنچنے سے کوئٹہ کے شہریوں کے لئے نہ صرف پینے کے پانی کا مسئلہ حل کرنے میں مدد ملے گی۔ بلکہ نکاسی آب اور صفائی کے نظام کو بھی بہتر بنایا جاسکے گا۔ صوبے میں ماحولیاتی تحفظ کا ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ جس کا بنیادی مقصد ماحول کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے لوگوں میں شعور بیدار کرنا اور انہیں ان کی ذمہ داریاں یاد دلانا ہے۔

جناب اسپیکر زیارت جیسا قدرتی حسن سے مالا مال خطہ ہمارے صوبے میں واقع ہے۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ زیارت کو سیاحت کے نقطہ نظر سے بھی ترقی دیجائے۔ زیارت میں شدید سردی کے پیش نظر اور اس کے نایاب جنگلات کو محفوظ رکھنے کے لئے وفاقی حکومت سے کہا جارہا ہے کہ وہ اس علاقے کو قدرتی گیس مہیا کرنے کے لئے اقدامات کرے اس کے علاوہ زیارت کو تفریحی اور سیاحت کے نقطہ نظر سے ترقی دینے میں بھی تعاون کرے۔

جناب اسپیکر بلوچستان کی بیشتر آبادی کی معیشت کا دارومدار مال مویشیوں پر ہے پورے ملک میں مال مویشیوں کی کل تعداد کا نصف اس صوبے سے تعلق رکھتا ہے۔ لہٰذا یہ صوبہ مال مویشیوں کی افزائش کے سلسلے میں ترقی کے بے پناہ امکانات کا حامل ہے۔ افزائش حیوانات کا صوبائی محکمہ مویشیوں کی افزائش اور علاج معالجے کی سہولتیں فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے صوبہ بلوچستان میں جانوروں کے علاج کے ۵۱ اسپتال اور ۵۲۰ ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں۔ جو مویشیوں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ اور ان کے تحفظ کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔ اگلے سال کے دوران بھی ان سہولتوں کو بہتر بنانے کے لئے ہماری کوششیں جاری رہیں گی۔

جناب اسپیکر صوبائی حکومت کو اپنے ماہی گیروں کی فلاح و بہبود اور ان کا مفاد بھی بہت

عزیز ہے ۔ ۹۴-۱۹۹۳ئی کے دوران ہماری حکومت نے جاپان کی امداد سے ماہی گیروں کو انجن اور دوسرا متعلقہ سازو سامان فراہم کیا تاکہ وہ مچھلی کی پیداوار میں اضافہ کر سکیں ۔ پسنی فش ہاربر کی استعداد بڑھانے اور اس کا دائرہ کار وسیع کرنے کے لئے مزید مشینری اور آلات فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا جارہا ہے ۔ تاکہ یہ ہابر سامان کی نقل و حمل کی ضروریات سے بھی موثر طور پر عہدہ برآ ہو سکے۔

گوادر فش ہاربر کے سلسلے میں بھی صوبائی حکومت موثر اقدامات کریگی۔ ماہی گیری کرنے والے چھوٹے جہازوں کی بحفاظت لنگراندازی کے لئے گوادر فش ہاربر کو مخصوص نوعیت کی کشتیاں فراہم کی جارہی ہیں ۔ ساحل مرکان پر اور ماڑہ میں ایک بندرگاہ زیر تعمیر ہے ۔ جس میں اورمارہ کے علاقے کے ماہی گیر جہازوں کو برتھنگ کی سہولت بھی مہیا کی جائے گی علاقے میں ساحلی شاہراہ کی تعمیر سے مچھلی کی مارکیٹنگ کا نظام بہتر ہوگا اور ماہی گیروں کو اپنی محنت کا بہتر معاوضہ مل سکے گا۔

جناب اسپیکر جیسا کہ میں اپنی تقریر میں پہلے بھی ذکر کرچکا ہوں کہ ہم نے صوبے میں صنعتی یونٹوں کے یک قیام کے لئے سرمایہ کاروں اور صنعتکاروں کے لئے کئی ترغیبات مہیا کی ہیں تاکہ ایک طرف تو صنعتی ترقی کے لئے ایک موثر ڈھانچے کی فراہمی ممکن ہو اور دوسری طرف صوبے کے نوجوانوں اور ہنرمد افرادی قوت کے لئے روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہو سکیں بلوچستان کی حکومت پہلی صوبائی حکومت ہے جس نے بلوچستان میں سرمایہ کاری کے امکانات کو اجاگر کرنے اور سرمایہ کاروں کو اس صوبے کی طرف راغب کرنے کے لئے سرمایہ کاری سے متعلق ایک سیمینار کا انعقاد کرایا یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس سیمینار کے کے بعد سرمایہ کاروں کا بہت حوصلہ افزاء ردعمل سامنے آیا ہے ۔ امکانی سرمایہ کاروں نے گڈانی کے نئے صنعتی علاقے میں صنعتی یونٹ قائم کرنے کے سلسلے میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے ۔ صوبائی حکومت نے بجلی کے نرخوں میں رعایت اور بینک سے لیئے جانے والے قرضوں پر مارک اپ میں رعایتوں سمیت اس علاقے میں صنعتیں قائم کرنے والے سرمایہ کاروں کے

لئے پہلے ہی کئی مراعات کا اعلان کیا ہے توقع کی جاتی ہے کہ گڈانی میں صنعتی علاقے کے قیام سے صوبے کے تعلیم یافتہ نوجوانوں اور محنت کشوں کو روزگار کے آٹھ سے دس ہزار کے لگ بھگ مواقع حاصل ہونگے۔ صنعتوں کے قیام سے علاقے میں تجارتی اور صنعتی سرگرمیوں کو زبردست فروغ ملے گا۔

صوبے کے دوسرے علاقوں میں بھی بے روزگاری کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے خود روزگار کی ایک اسکیم حکومت کے زیر غور ہے۔ اس اسکیم کے تحت چھوٹے سرمایہ کاروں کو رعایتی شرحوں پر قرضوں کی سہولت دی جائے گی تاکہ وہ اقتصادی سرگرمیوں میں کسی نہ کسی انداز میں شریک ہو کر باعزت طریقے سے روزگار حاصل کر سکیں۔

صوبائی حکومت بوستان میں بھی ایک صنعتی علاقہ قائم کریگی۔ جس کے لئے زمین مخصوص کرلی گئی ہے اور مربوط پروگرام کے تحت علاقے میں بنیادی ڈھانچے کے لئے درکار سہولتیں مہیا کی جارہی ہیں۔

جناب اسپیکر موسمی حالات میں بہتری' آلودگی کے خاتمے اور لوگوں کی عمومی اقتصادی فلاح و بہبود میں جنگلات کا کردار خصوصی اہمیت کا حامل ہوا کرتا ہے۔ جنگلات آلودگی اور زمین کا کٹاؤ روکتے ہیں اور جنگلی حیات کے تحفظ میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ محکمہ جنگلات اس مقصد کے حصول کے لئے پورے صوبے میں شجرکاری اور جنگلات کے تحفظ کے منصوبوں پر کام کررہا ہے۔ محکمہ جنگلات اس وقت ان اسکیموں پر کام کررہا ہے۔

(۱) جنگلات کی ترقی واٹرشیڈ پلاننگ اور پانی اور مٹی کے تحفظ کا منصوبہ

(۲) نہروں کے اطراف شجرکاری

(۳) صوبے میں نرسیوں اور جنگلات میں درخت لگانے کے مراکز کا قیام

(۴) کوئٹہ میں زولوجیکل گارڈن یعنی چڑیا گھر کا قیام

جناب اسپیکر بلوچستان کی حکومت صوبے میں کھیلوں کی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے بھی کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں سبی' ڈیرہ اللہ یار' اوستہ محمد' قلات' تربت گوادر اور ژوب

میں اسٹیڈیم تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ اگلے مالی سال کے دوران بیلہ اور مستونگ میں اسٹیڈیم کی تعمیر کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

صوبے میں سیاحت کے فروغ کی کوشش بھی کی جا رہی ہیں۔ سیاحت کے فروغ کے لئے صوبائی حکومت کی جانب سے میچنگ گرانٹ کی بنیاد پر فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔ اس منصوبے میں سیاحوں کے لئے ریسٹ ہاؤس کی تعمیر اور صوبے کے مختلف مقامات پر تفریحی سہولتوں کو فروغ دینے کی اسکیمیں شامل ہیں۔

جناب اسپیکر میں نے اپنی بجٹ تقریر میں اگلے مالی سال کے دوران حکومت کی ترقیاتی حکمت عملی اور اہم منصوبوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ بجٹ تقریر چونکہ اہم پالیسی امور تک مرکوز ہوتی ہے۔ اس لئے بعض شعبوں کو بجٹ تقریر کا حصہ نہیں بنایا جاسکا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ شعبے حکومت کی ترجیحات کا حصہ نہیں ہی یا انہیں نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی ایسا تاثر پیدا ہوتا ہے تو میں اسے مکمل طور پر مسترد کرتا ہوں بجٹ دستاویزات کے تفصیلی مطالعے سے یہ بات یقینی طور پر سامنے آئے گی کہ صوبے کی معیشت کے تمام شعبوں کے لئے دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے ضروری فنڈز مہیا گئے گئے ہیں
۔

جناب اسپیکر ہم اکیسویں صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ سماجی اور سیاسی آگہی کا یہ دور ہم سے نئی حکمت عملیوں کا تقاضہ کرتا ہے تاکہ ہم موثر طور پر اس صدری کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکیں۔ ہماری تمام ترقیاتی سرگرمیوں کا محور سماجی اور اقتصادی تبدیلیاں ہیں اور اس کے لئے ہمیں ہر سطح پر مربوط اور منظم کوشش کرنا ہونگی۔ یہ بہت بڑا مقصد ہے جسے باہمی تعاون اور رنگ، نسل اور ذات پات سے قطع نظر روایتی بھائی چارے کے جذبے کو پروان چڑھا کر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہی اسلامی تعلیمات ہیں اور انہی کا تقاضہ اسلام ہم سے کرتا ہے۔

جناب اسپیکر اب میں اس معزز ایوان کی توجہ دو اہم مسائل کی جانب مبذول کرانا

چاہوں گا۔ ہماری تمام ترقیاتی سرگرمیوں کا مقصد و محور عوام کی فلاح و بہبود اور خوشحالی ہے۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب فضا پوری طرح سازگار اور خوشگوار ہو اور اس کے لئے ہم سب کو اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کرنا ہوگا۔ ہماری حکومت قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے اور اس کے لئے انہیں بہتر آلات اور تربیت سے لیس کیا جا رہا ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ آپ سب کے تعاون سے حکومت اس صوبے میں امن و امان قائم رکھنے میں کامیاب رہے گی۔

دوسرے مسئلے کا تعلق صوبائی ملازمین کے مسلسل بڑھتے ہوئے مطالبات سے ہے وسائل کے دباؤ اور کمی کے باوجود صوبائی حکومت نے اپنے ملازمین کو زیادہ سے زیادہ مالی فوائد دیئے ہیں۔ دوسرے صوبوں کے مقابلے میں ہمارے ملازمین زیادہ بہتر حالت میں ہیں حکومت نے اپنے ملازمین کے بعض ناجائز مطالبات بھی ترقیاتی سرگرمیوں کی قیمت پر پورے کئے ہیں۔ لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ معقولیت کا راستہ اختیار کیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ ملازمین اس صورتحال کا احساس کریں گے تاکہ ہم اپنے عوام کی اقتصادی اور سماجی حالت بہتر بنانے کے لئے کام کر سکیں۔

جناب اسپیکر اپنی بجٹ تقریر ختم کرتے ہوئے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ محدود وسائل اور لامحدود ضروریات کے باوجود ہم نے معیشت کے کسی شعبے کو نظرانداز نہیں کیا جس سے یقیناً عام آدمی کی فلاح و بہبود میں مدد ملے گی۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ وسائل کی کمی کی وجہ سے ہمارے لئے مثالی اقتصادی اور سماجی تبدیلی کا مقصد حاصل کرنا ممکن نہیں۔ شراکت اور صلاح مشوروں کے ذریعے معاملات چلانا ہماری پالیسی کا بنیادی ستون ہے اور ہم نے اس پر موثر طور پر عمل بھی کیا ہے ہم نے ہر مرحلے پر خواہ وہ ترقیاتی اسکیموں کی نشاندہی ہو' بجٹ سازی ہو یا امن و امان کا مسئلہ۔ ہمیشہ اس معزز ایوان کے ارکان کو اعتماد میں لیا ہے۔ ہمیں آپ کے مسلسل تعاون اور اعلیٰ صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے اور ہم ان سے رہنمائی حاصل کرکے اپنے عوام کی فلاح و بہبود اور ان کی قسمت سنوارنے کی کوشش جاری رکھیں گے۔

آیئے دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے تاکہ ہم کسی امتیاز کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنے کے اہل ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان اتحاد رکھے۔ تاکہ ہم پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھ سکیں۔ آمین

پاکستان زندہ باد

(ڈیسک بجائے گئے)

**جناب اسپیکر :-** بجٹ برائے سال ۹۵ - ۱۹۹۴ء اور ضمنی بجٹ برائے ۹۴ - ۱۹۹۳ء پیش ہوا۔

اب مولانا صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ جناح روڈ کے المناک واقعہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

**جناب اسپیکر :-** اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۶ جون ۱۹۹۴ء بوقت تین بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر چار بج کر پانچ منٹ پر مورخہ ۱۶ جون ۱۹۹۴ء تین بجے سہ پہر بروز پنجشنبہ تک کے لئے ملتوی ہو گیا)